از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 24اگست 1964

اوتار سنگھ

بنام

سٹیٹ آف پنجاب

(اے کے سرکار، کے این وانچو اور رگھوبر دیال جسٹسز)

انڈین الیکٹریسٹی ایکٹ (9، سال 1910)، ذیلی دفعہ 39 اور 50- دفعہ 39 کے تحت جرم – ایکٹ کے خلاف ہے – کون قانونی چارہ جوئی کر سکتا ہے۔

اپیل گزار پر انڈین الیکٹریسٹی ایکٹ (9 سال 1910) کی دفعہ 39 کے تحت بجلی کی چوری کا مقدمہ چلایا گیا اور اسے سزا سنائی گئی۔ انہوں نے دلیل دی کہ چونکہ ان کے خلاف استغاثہ ایکٹ کے خلاف جرم کے لئے تھا، لہذا یہ نااہل تھا، کیونکہ، یہ ایکٹ کی دفعہ 50 میں ذکر کردہ کسی بھی شخص کے کہنے پر قائم نہیں کیا گیا تھا۔ حکم ہوا کہ: اپیل کنندہ کی سزا کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔ قانون کی دفعہ 39 میں مذکور بجلی کی بے ایمانی سے اخراج تعزیرات ہند کے تحت جرم نہیں ہو سکتا کیونکہ صرف اس کے تحت یہ جرم نہیں ہے۔ بددیانتی کا مطلب یہ ہے کہ اس دفعہ نے ضابطہ کے معنی کے اندر چوری کی، یعنی ضابطہ میں بیان کردہ قسم کا جرم چوری کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ جرم بناوٹی کہانی کو بڑھا چڑھا کر تخلیق کیا جاتا ہے، اس لیے بناوٹی کہانی کو اٹھانے والی دفعہ یعنی دفعہ 39 کو جرم پیدا کرنے کے لیے

کہا جانا چاہیے۔ چونکہ ضابطہ اخلاق کے تحت تصریح کو جرم سمجھا جاتا ہے، اس لیے بناوٹی کہانیوں پر آخر تک عمل کیا جانا چاہیے اور اس طرح پیدا ہونے والے جرم میں اس جرم کے لیے ظابطہ میں مذکور سزا شامل ہوگی۔ سزا خود ظابطہ کے تحت نہیں ہے کیونکہ اس کے تحت توانائی کا اخراج کوئی جرم نہیں ہے۔ مزید برآں، ایکٹ کی دفعہ 50 کا مقصد قانون کے خلاف کسی بھی ایسے شخص کی طرف سے قانونی چارہ جوئی کو روکنا ہے جو ایسا کرنے کا انتخاب کرتا ہے کیونکہ، جرائم صرف خصوصی اہلیت رکھنے والے افراد ہی ثابت کر سکتے ہیں، اور اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کا اطلاق دفعہ 39 کے ذریعہ چوری کے جرم کے طور پر کی گئی توانائی کے بے ایمانی سے اخراج پر نہیں ہونا چاہئے تھا۔[107AC-EG].۔

ایمپرر بمقابلہ وشوناتھ، I.L.R[1937] .102All، دھول چند بمقابلہ سٹیٹ [1956]6I.L.R راجستھان 856 اور P.Nre وینکٹرامانائیکر 1962A.I.R مدراس 497 کی منظوری دی گئی۔

سٹیٹ بمقابلہ مگن لال چونی لال بوگاوت، 1956A.I.R بمبئی 354، تلسی پرساد بمقابلہ سٹیٹ، (1964) Cr. 1 L.J 472 اور پبلک پراسیکیوٹر بمقابلہ عبدالوہاب، (1964)271.L.W(F.B). نامنظور کیا گیا

فوجداری اپیلیٹ دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 42، سال 1963.

پنجاب ہائی کورٹ کے 13 نومبر 1962 کے فیصلے اور حکم نامے سے فوجداری نظر ثانی نمبر 648 سال 1962 میں خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل دائر کی گئی۔

او پی رانا، اپیل کنندہ کی طرف سے۔

جواب دہندہ کی طرف سے گوپال سنگھ اور آر این سچتھی۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس سرکار نے سنایا

جسٹس سرکار۔ درخواست گزار پر پنجاب اسٹیٹ الیکٹریسٹی بورڈ سے بجلی چوری کرنے کا مقدمہ چلایا گیا اور سزا سنائی گئی۔

اس اپیل میں اپیل کنندہ نے اس نتیجے کو چیلنج کرنے کی کوشش نہیں کی ہے کہ اس نے چوری کی تھی۔ انہوں نے صرف ایک نقطہ قانون اٹھایا ہے کہ کچھ قانونی دفعات کے پیش نظر ان کی سزا غیر قانونی تھی، لہذا ہم فوری طور پر اس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

اس قانون کی دفعہ 39، جہاں تک مواد کا تعلق ہے، اس قانون کی دفعہ 39 میں کہا گیا ہے، 'جو کوئی بھی بے ایمانی سے کسی بھی توانائی کا استعمال کرتا ہے، استعمال کرتا ہے یا صرف کرتا ہے، اسے تعزیرات ہند کے معنی کے اندر چوری کا مرتکب سمجھا جائے گا۔' اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اپیل کنندہ نے اس دفعہ میں بیان کردہ چوری کا ارتکاب کیا تھا۔ اس ایکٹ کی دفعہ 50 میں کہا گیا ہے کہ ایکٹ کے خلاف کسی بھی جرم کے لئے کسی بھی شخص کے خلاف کوئی مقدمہ قائم نہیں کیا جائے گا...... سوائے اس کے کہ حکومت یا الیکٹریکل انسپکٹر کے کہنے پر، یا اس سے ناراض کسی شخص کے کہنے پر۔ درخواست گزار کی دلیل یہ ہے کہ اس کے خلاف مقدمہ ایکٹ کے خلاف جرم کے لئے تھا اور یہ نااہل تھا کیونکہ یہ ثابت نہیں ہوا تھا کہ یہ دفعہ 50 میں ذکر کردہ کسی بھی شخص کے کہنے پر قائم کیا گیا تھا۔ مندرجہ ذیل عدالتوں نے کہا کہ استغاثہ ایکٹ کے خلاف جرم کے لئے نہیں تھا اور اس معاملے کے تناظر میں کہا گیا تھا کہ دفعہ 50 کا اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ اس سوال پر کہ آیا یہ دفعہ 50 میں مذکور کسی شخص نے قائم کیا تھا، استغاثہ نے فیصلے کے لئے کوئی مواد نہیں دیا۔

متعلقہ قانون انڈین الیکٹرسٹی ایکٹ، 1910 ہے۔ یہ قانون کئی مواقع پر ہائی کورٹ کے سامنے آیا ہے یا نہیں اور فیصلے رائے کے تنوع کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس مرحلے پر ان آراء کا حوالہ دینا آسان ہوگا۔ سٹیٹ بمقابلہ مگن لال چونی لال بوگوت (1)، تلسی پرساد بمقابلہ سٹیٹ (2) اور پبلک پراسیکیوٹر بمقابلہ عبدالوہاب (3)، یہ کہا گیا تھا کہ چوری ایکٹ کے خلاف جرم نہیں تھی جبکہ ایمپرر بمقابلہ وشوناتھ (4)، دھول چند بمقابلہ سٹیٹ (5) اور پی این وینکٹرامانائیکر (6) میں اس کے برعکس نقطہ نظر اپنایا گیا تھا۔

ہماری رائے میں ایمپرر بمقابلہ وشوناتھ (4) کے معاملے میں الہ آباد ہائی کورٹ نے جو رائے ظاہر کی ہے وہ صحیح ہے۔ معاملے کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا تھا: 'فاضل سیشن جج کی رائے تھی کہ یہ جرم ایکٹ کے خلاف جرم نہیں ہے کیونکہ یہ تعزیرات ہند کی دفعہ 379 کی دفعات کے تحت قابل سزا جرم ہے۔ ہمیں لگتا ہے کہ اگر انڈین الیکٹریسٹی ایکٹ کی دفعہ 39 کی دفعات نہ ہوتی تو یہ تعزیرات ہند کی دفعہ 379 کے تحت جرم نہ ہوتا۔ لہٰذا یہ ایک ایسا جرم تھا جو اس دفعہ نے پیدا کیا تھا اور ہماری رائے ہے کہ مقننہ نے دفعہ 50 کو اس نوعیت کے جرم پر لاگو کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ ہم قانون کے اس بیان سے مکمل طور پر متفق ہیں۔

اب ہم ان وجوہات کا تعین کر سکتے ہیں جن کی بنیاد پر مخالف نقطہ نظر اختیار کیا گیا تھا اور بیان کر سکتے ہیں کہ ہم انہیں قبول کرنے سے کیوں قاصر ہیں۔ سٹیٹ بمقابلہ مگن لال چونی لال بوگاوت (1) میں یہ کہا گیا تھا کہ بجلی ایکٹ کی دفعہ 39 نے صرف تعزیرات ہند کی دفعہ 379 (دفعہ 378) کے نفاذ کو بڑھایا اور وشوناتھ کے معاملے (2) کا غلط فیصلہ کیا گیا کیونکہ دفعہ 39 نے واضح طور پر بجلی کی بے ایمانی کو ضابطہ کے تحت قابل سزا جرم قرار دیا تھا۔ تلسی پرساد بمقابلہ سٹیٹ

([3]) میں اسی نظریہ کی حمایت میں ایک اضافی وجہ دی گئی تھی اور وہ یہ تھی کہ دفعہ 39 جرم پیدا نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اس میں کوئی سزا کا اہتمام نہیں تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ پبلک پراسیکیوٹر بمقابلہ عبدالوہاب ([4]) کا مقدمہ اس بنیاد پر آگے بڑھا ہے کہ دفعہ 39 نے ایک افسانہ تخلیق کیا جس کے ذریعہ کوئی چیز جو تعزیرات ہند کے اندر چوری نہیں تھی اس کے تحت بن گئی اور اس طرح جرم واقعی ظابطہ کے تحت تھا۔ یہ بھی کہا گیا تھا کہ بناوٹی کہانی کا مقصد صرف ایک جرم پیدا کرنا تھا لیکن چونکہ اس کی سزا صرف تعزیرات ہند کے تحت دی گئی تھی، لہذا یہ جرم اصل میں مؤخرالذکر قانون کے تحت بن گیا۔

پہلی وجہ جس کی وجہ سے ایکٹ کی دفعہ 39 نے ضابطہ اخلاق کی دفعہ 378 کے نفاذ میں توسیع کی، ہمیں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ دفعہ 39 نے دفعہ 378 میں ترمیم کرنے یا اس میں استعمال ہونے والی زبان کو کسی بھی طرح سے تبدیل کرنے کے معنی میں توسیع نہیں کی۔ دفعہ 378، جسے دفعہ 39 کے نفاذ کے بعد بھی پڑھا جاتا ہے، میں بجلی کی چوری شامل نہیں ہو گی کیونکہ بجلی کو منقولہ جائیداد نہیں سمجھا جاتا ہے۔ یہ کہنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ دفعہ 39 نے دفعہ 378 میں توسیع کرتے ہوئے کہا کہ اس نے کچھ ایسا بنایا جو دفعہ 378 کے تحت چوری نہیں تھی، اس دفعہ کے معنی میں چوری تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر دفعہ 39 نے ایسا کیا تو اس نے خود ہی جرم پیدا کیا اور دفعہ 378 نے ایسا نہیں کیا۔ اس معاملے کے تناظر میں ہم یہ کہنا ممکن نہیں سمجھتے کہ جس چیز کو چوری اور جرم بنا دیا گیا، وہ دفعہ 378 کی بنیاد پر ایک ہو گیا۔

دفعہ 39 کے تحت سزا کا اہتمام نہ کرنے کے علاوہ اس سوال کے علاوہ کہ کیا کوئی جرم قانونی شق کے ذریعے پیدا کیا جا سکتا ہے اور اس دفعہ کے تحت سزا کا اہتمام کیا

جا سکتا ہے، جس پر ہم کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے، ہم سمجھتے ہیں کہ سیکشن 39 کو سزا کے اہتمام کے طور پر پڑھا جانا چاہیے۔ سب سے پہلے تو یہ بات ہمارے لیے واضح ہے کہ اس ایکٹ میں ایسا کرنے پر غور کیا گیا ہے، کیونکہ ذیلی دفعہ 48 اور 49 میں دفعہ 39 کے تحت عائد کیے گئے جرمانے اور اس کے تحت قابل سزا کارروائیوں کی بات کی گئی ہے۔ پبلک پراسیکیوٹر بمقابلہ عبدالوہاب ([1]) میں کہا گیا کہ دفعہ 48 اور 49 میں استعمال کی جانے والی زبان کو سختی سے درست نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس طرح کی تشریح کی اجازت نہیں ہے کیونکہ "پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کے الفاظ کو اس طرح سمجھا جانا چاہئے تاکہ ان کو معقول معنی مل سکے۔" ان الفاظ کا مطلب یہ ہونا چاہیے "ut res magis valeat quam pereat" کہ کوٹس بمقابلہ اسٹووون ([2])۔ اور ہمیں یہ نقطہ نظر اختیار کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہے کہ دفعہ 39 سزا کا اہتمام کرتی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ توانائی کی بے ایمانی کو تعزیرات ہند کے معنی کے اندر چوری سمجھا جائے گا۔ لہٰذا یہ دفعہ کسی ایسی چیز کو بناتا ہے جو اس ظابطہ کے اندر چوری نہیں تھی، اس کے اندر چوری تھی، کیونکہ اگر یہ دفعہ ظابطہ کے اندر چوری تھا، تو یہ دفعہ غیر ضروری ہوگا۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ یہ دفعہ اس چوری کو اس میں دیئے گئے طریقے سے قابل سزا بھی بناتی ہے، کیونکہ اگر اس عمل کو ظابطہ میں چوری سمجھا جاتا ہے تو اسے اس کے تمام مقاصد کے لئے سمجھا جانا چاہئے، جس میں سزا دینے کا مقصد بھی شامل ہے۔ سٹیٹ بمقابلہ مگن لال چونی لال بوگاوت ([3]) میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ دفعہ 39 کے تحت توانائی کے اخراج کے جرم کو واضح طور پر دفعہ 379 کے تحت قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ ہمیں دفعہ میں ایسی کوئی واضح شق نہیں ملتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر ایکٹ میں ایسی کوئی شق ہوتی ہے، تو سزا کی ذمہ داری ظابطہ کے تحت نہیں بلکہ

واقعی دفعہ 39 کی وجہ سے پیدا ہو گی۔ یہ کہنا ناممکن ہو گا کہ دفعہ 39 کے بغیر برقی توانائی کے کسی بھی اخراج کے لئے ظابطہ کے تحت سزا کی کوئی ذمہ داری ہے۔

پبلک پراسیکیوٹر بمقابلہ عبدالوہاب (1) میں یہ مشاہدہ کیا گیا کہ چونکہ دفعہ 39 نے فکشن کے ذریعے تعزیرات ہند کے معنی کے اندر چوری پیدا کی تھی، لہذا اس کے بعد چونکہ بناوٹی کہانی کو چھوڑا نہیں جاسکتا تھا، لہذا اس طرح فرضی طور پر بنایا گیا جرم ظابطہ کے تحت تھا۔ ہم اس استدلال کی تعریف کرنے سے قاصر ہیں۔ اگر کوئی شق یہ کہتی ہے کہ جو چیز کسی دوسرے قانون کے معنی میں جرم نہیں ہے، تو ہماری نظر میں یہ جرم اس قانون کے ذریعہ پیدا کیا گیا ہے جو بناوٹی کہانی کو اٹھاتا ہے نہ کہ اس قانون کے ذریعہ جس کے اندر اسے اس بناوٹی کہانی میں شامل سمجھا جائے۔ اگر دوسرا نظریہ درست تھا تو یہ ماننا پڑے گا کہ یہ جرم آخری بیان کردہ قانون کے دائرے میں تھا اور یہ واضح طور پر ایسا نہیں ہے۔ اس مرحلے پر ہم اس بات کی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ عبدالوہاب (1) کے معاملے میں یہ کہا گیا تھا کہ "یہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 39 جرم پیدا کرتی ہے۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اگر بہت کچھ مان لیا جائے تو یہ کہنا ناممکن ہے کہ دفعہ 50 کا اطلاق اس کے سلسلے میں استغاثہ پر نہیں ہو گا کیونکہ اس کا اطلاق ہر استغاثہ پر ہوتا ہے۔"

مختصراً کہا جائے تو دفعہ 39 میں درج بجلی کی بے ایمانی سے اخراج ظابطہ کے تحت جرم نہیں ہو سکتا کیونکہ صرف اس کے تحت یہ جرم نہیں ہے۔ بے ایمانی کا مطلب یہ ہے کہ دفعہ 39 کے تحت ظابطہ کے معنی کے اندر چوری کی جاتی ہے، یعنی ظابطہ میں بیان کردہ قسم کا جرم چوری کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ جرم بناوٹی کہانی لکھ کر پیدا کیا جاتا ہے، اس لیے بناوٹی کہانی کو اٹھانے والی دفعہ یعنی ایکٹ کی دفعہ 39 کو جرم پیدا کرنے کے لیے کہا جانا چاہیے۔ چونکہ دفعہ 39 کے

تحت اس جرم کو ضابطہ اخلاق کے تحت جرم سمجھا جاتا ہے، اس لیے افسانے پر آخر تک عمل کیا جانا چاہیے اور اس طرح پیدا ہونے والے جرم میں اس جرم کے لیے ضابطہ میں مذکور سزا شامل ہو گی۔ سزا خود ظابطہ کے تحت نہیں ہے کیونکہ اس کے تحت توانائی کا اخراج کوئی جرم نہیں ہے۔

اب ہم کچھ عمومی باتوں کا بھی حوالہ دے سکتے ہیں جو اس نقطہ نظر کی طرف لے جاتے ہیں جو ہم نے اختیار کیا ہے۔ سب سے پہلے، ہم دیکھتے ہیں کہ اس قانون کی دفعہ 39 سے 50 تک کا عنوان "فوجداری جرائم اور طریقہ کار" ہے۔ ظاہر ہے، اس لیے مقننہ کا خیال تھا کہ دفعہ 39 ایک جرم پیدا کرتی ہے۔ ہم نے یہ بھی کہا ہے کہ دفعہ 48 اور 49 اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ مقننہ کے غور و فکر میں دفعہ 39 میں سزا کا اہتمام کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس دفعہ کا مقصد بھی ایک ایسا جرم پیدا کرنا تھا جس کی سزا دی جانی تھی۔ قانون میں لفظ 'جرم' کی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ چونکہ پہلے ذکر کی گئی وجوہات کی بنا پر مقننہ کے خیال میں دفعہ 39 نے ایک جرم تشکیل دیا ہے، لہذا یہ ماننا ہو گا کہ یہ ان جرائم میں سے ایک تھا جس پر دفعہ 50 کا اطلاق ہونا تھا۔ آخر میں، ہمیں ایسا لگتا ہے کہ دفعہ 50 کا مقصد قانون کے خلاف کسی بھی ایسے شخص کی طرف سے شروع کیے جانے والے جرائم کے لئے قانونی چارہ جوئی کو روکنا ہے جو ایسا کرنے کا انتخاب کرتا ہے کیونکہ جرائم کو خصوصی اہلیت رکھنے والے مردوں کے ذریعہ ثابت کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ صرف جرم سے متعلق حکام اور اس سے متاثرہ افراد پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ مقدمہ شروع کریں۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ دفعہ 50 کا اطلاق دفعہ 40 سے 47 میں مذکور جرائم پر ہو گا۔ اب ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اگر ہم دفعہ 50 کے مقصد کے بارے میں اپنی رائے میں درست ہیں تو اصولی طور پر دفعہ 39 اور

دفعہ 40 سے سیکشن 47 تک کسی بھی دفعہ میں کوئی فرق کرنا ناممکن ہوگا۔ اس طرح دفعہ 40 بدنیتی سے توانائی کو ضائع کرنے کو جرم قرار دیتی ہے۔ اگر توانائی کے ضیاع کے حوالے سے دفعہ 50 کا اطلاق ہونا ہے تو اس کی کوئی وجہ نہیں کہ اس کا اطلاق سیکشن 39 کے ذریعے چوری کی گئی توانائی کے بے ایمان اخراج پر نہیں ہونا چاہیے تھا۔ ان تمام وجوہات کی بنا پر ہم سمجھتے ہیں کہ موجودہ معاملہ ایکٹ کے خلاف جرم کا ہے اور اس جرم کے سلسلے میں استغاثہ اس وقت تک نااہل ہوگا جب تک کہ یہ دفعہ 50 میں نامزد شخص کے کہنے پر قائم نہ کیا جائے۔ مدعاعلیہ کے فاضل وکیل نے یہ دلیل دینے کی بھی کوشش کی کہ موجودہ استغاثہ چوری سے متاثرہ شخص کے اشارے پر ہے۔

مدعاعلیہ کے فاضل وکیل نے یہ بھی استدلال کرنے کی کوشش کی کہ موجودہ استغاثہ چوری سے پریشان شخص کے کہنے پر تھا۔ ہمیں نہیں لگتا کہ ہمیں اس مرحلے پر اسے اس سوال میں جانے کی اجازت دینی چاہیے۔ درخواست گزار ہمیشہ سے یہ دلیل دیتا رہا ہے کہ اس کا استغاثہ خراب تھا کیونکہ یہ حکومت یا کسی الیکٹریکل انسپکٹر یا چوری سے متاثرہ شخص کے کہنے پر نہیں تھا۔ یہ واضح طور پر مدعا علیہ پر منحصر تھا کہ آیا وہ اس سوال میں جانے کا ارادہ رکھتا ہے، تاکہ یہ ثابت کیا جا سکے کہ استغاثہ کسی متاثرہ شخص کے کہنے پر قائم کیا گیا تھا جیسا کہ وہ اب کرنا چاہتا ہے۔ اس سے پہلے کسی بھی مرحلے پر اس بات پر اختلاف نہیں کیا گیا تھا کہ استغاثہ دفعہ 50 کے کسی ایک شخص کے کہنے پر نہیں تھا۔ اس حقیقت کو ثابت کرنے کی ذمہ داری واضح طور پر مدعاعلیہ پر تھی۔ یہ حقیقت کا سوال ہے اور ہمارے پاس ریکارڈ پر کوئی مواد نہیں ہے جس کے ذریعہ ہم اس کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ لہٰذا ہم سمجھتے ہیں کہ اس معاملے کا فیصلہ اس بنیاد پر ہونا چاہیے، جیسا کہ نیچے کی عدالتوں

میں تھا، کہ اگر یہ قانون کے خلاف جرم کے سلسلے میں ہے تو استغاثہ دفعہ 50 کے تحت نااہل ہو گا۔ ہم نے پایا ہے کہ یہ اس طرح کے جرم کے سلسلے میں تھا۔

اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور اپیل کنندہ کی سزا کو کالعدم قرار دے دیا جاتا ہے۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.29 15.58
I attest to the accuracy and integrity of this document